S-2002-1-683-692

عدالت عظمیٰ رپورٹس 2002 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

حکومت کا سیکرٹری، تمل ناڈو دیگران
بنام۔
کے۔ ونیھگامورتی

26 اگست 2002

جی بی پٹنائک، روماپال اور کے جی بالاکرشنن، جسٹسز۔

ایکسائز پالیسی:

تمل ناڈو ممنوعہ قانون، 1927-تمل ناڈو (خوردہ فروخت) قواعد، 1989-قواعد 13,14 اور 30-ایکسائز پالیسی-بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ فروخت-ایکسائز آمدنی میں اضافہ-مراعات کی گرانٹ اور اس کے لیے لائسنس جاری کرنا-موجودہ لائسنس یافتگان کی تجدید-ریاستی حکومت کی نظر ثانی کی حکمت عملی-لائسنس کی تجدید کو ختم کرنا اور نئے قرعہ اندازی کی ہدایت-نظر ثانی شدہ حکمت عملی کو چیلنج کیا گیا-عدالت عالیہ نے اسے من مانی قرار دیا-اپیل ہونے پر، عدالت عالیہ درست تھی کیونکہ نظر ثانی شدہ حکمت عملی صرف موجودہ لائسنسوں کو نئے افراد کے ذریعے تبدیل کرنے کے لیے تھی۔ ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے نہیں۔

اپیل کنندہ-ریاستی حکومت نے بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ دکانوں کے لائسنس کے لیے ایک حکمت عملی اپنائی۔ مراعات کی منظوری اور اس کے لیے لائسنس کا اجرا تھا اور موجودہ لائسنس یافتہ لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست دے سکتے تھے۔ ریاستی حکومت نے موجودہ لائسنسوں کی تجدید کو ختم کرتے ہوئے موجودہ حکمت عملی کو تبدیل کر دیا اور لاٹ کے نئے قرعہ اندازی کی ہدایت کی۔ موجودہ لائسنس دہندگان نے اسی کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ موجودہ لائسنسوں کی تجدید کا خاتمہ اور لاٹ کے تازہ قرعہ اندازی کے طریقہ کار پر عمل کرنا غیر معقول اور من مانی ہے۔ اس لیے موجودہ خصوصی اجازت کی درخواستیں۔

درخواست گزاروں نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے نظر ثانی شدہ حکمت عملی میں مداخلت کرنے میں غلطی کی کیونکہ شراب سے بیچنے کا شہری کا کوئی موروثی حق نہیں ہے؛ کہ کسی ریاست کی مقنّنہ یا ایگزیکٹو حکومت نشہ آور شراب فروخت کرنے کے کاروبار کو اس کی برائیوں کو کم کرنے یا اسے مکمل طور پر دبانے کے لیے منضبط کرنا کی مکمل طور پر اہل ہے؛ کہ ریاستی حکومت نے ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے موجودہ حکمت عملی میں تبدیلی کی ہے؛ کہ مراعات دینے والے کے ساتھ لائسنسوں کی تجدید کا کوئی حق نہیں ہے اور ترمیم شدہ دفعات کو نئے ایکسائز سال کے لیے تیار کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ چونکہ موجودہ لائسنس یافتہ نئے سال میں

شراب کی کم از کم آف ٹیک مقدار کو اٹھانے میں ناکام رہے ہیں۔ ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے حکمت عملی کا سیٹ تیار کیا گیا تھا۔

جواب دہندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ نے سرکاری حکم کے صرف اس حصے کو کالعدم قرار دینے کا جواز پیش کیا جس کا ایکسائز آمدنی میں اضافے کے مقصد سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مزید یہ دعوی کیا گیا کہ لائسنس یافتہ حکومت کے فیصلے کے مطابق مراعات فیس ادا کرنے پر راضی ہیں اور وہ شراب کے استعمال کی حد کے پابند بھی ہوں گے جس کا فیصلہ ایکسائز حکام کریں گے۔

درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد:.1 کوئی بھی شہری خوردہ کے ذریعے نشہ آور شراب فروخت کرنے کے کسی بھی موروثی حق کا دعوی نہیں کر سکتا۔ اسے کسی ریاست کے شہری کے مراعات کے طور پر دعوی نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی بھی پابندی جو ریاست سامنے لاتی ہے، آئین کے آرٹیکل (6)19 کے معنی کے اندر ایک معقول پابندی ہونی چاہیے اور پابندی کی معقولیت تجارت سے تجارت میں مختلف ہوگی اور تمام تجارتوں سے متعلق کوئی سخت اور تیز قاعدہ طے نہیں کیا جا سکتا۔ (690-ایف، جی)

.2.1 فوری معاملے میں، ریاستی حکومت نے نشہ آور شراب کی تجارت کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے اپنی حکمت عملی کو تبدیل کرنے کا ارادہ کیا۔ سرکاری احکامات کے نئے سیٹ کے تحت، بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ فروخت سے نمٹنے کے لیے بڑی تعداد میں دکانیں ہیں، دکانوں کی دوبارہ درجہ بندی کی گئی ہے، خوردہ دکانوں کو دوبارہ ایڈجسٹ اور منتقل کیا گیا ہے اور مراعات فیس کی رقم میں اضافہ کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے ان تمام شرائط کو اس بنیاد پر برقرار رکھا کہ وہ ایکسائز آمدنی میں اضافے سے متعلق ہیں۔ تجدید کا حق 2002-2001 کی ایکسائز حکمت عملی میں غیر واضح طور پر ظاہر کیا گیا ہے، جیسا کہ G.O.Ms No.115 2001-2004 میں ظاہر ہوتا ہے کہ بلاک مدت کے لیے، ریاستی حکومت اسے کالعدم نہیں کر سکتی تھی اور 7000 دکانوں کے سلسلے میں مراعات کے تصفیے کے لیے لاٹوں کو کھینچ کر دوبارہ اسی طریقہ کار کو اپنانے کی نئی ہدایت دے سکتی تھی کیونکہ اس کا ایکسائز آمدنی میں اضافے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ صرف موجودہ لائسنس یافتہ افراد کو نئے افراد کے ذریعے تبدیل کرنے کے لیے من مانی اور سنکی تھی۔ اگرچہ پہلے کی حکمت عملی کے تحت لائسنس یافتہ تجدید کے مطلق حق کا دعوی نہیں کر سکتے ہیں لیکن G.O.Ms No.115 کے تحت اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بلاک مدت 2001-2004 کے لیے تیار کردہ ایکسائز حکمت عملی اور ایکٹ اور قواعد کی متعلقہ دفعات کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، تجدید کے معاملے پر غور کرتا ہے اور ایکسائز کمشنر کی سفارشات سے بھی ظاہر ہوتا ہے جس کی بنیاد پر ریاستی حکومت ترمیم شدہ حکمت عملی اور G.O.Ms Nos.128، 129 اور 130 نافذ کر کے قواعد کا ایک نیا سیٹ لے کر آگے آئی۔ (690-جی، ایچ؛ 691-اے-ڈی)

2.2۔ اس امر کی توثیق کی گئی ہے کہ جی او ایمز (.G.O.Ms) کے وہ حصے، جو اُن موجودہ لائسنس یافتگان کو دی گئی مراعات کی تجدید نہ کرنے سے متعلق ہیں، حالانکہ وہ ایکٹ اور قواعد کے تحت دیگر شرائط کو پورا کرتے ہیں، من مانی اور بلا جواز قرار دیے گئے ہیں۔ عدالت عالیہ کی یہ رائے کہ موجودہ جی او ایمز کے تحت موجودہ لائسنس یافتگان کے تجدیدی حق کو ختم کیا جا سکتا

ہے، میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی۔لہٰذا ضروری ہے کہ متعلقہ ایکسائز اتھارٹی لائسنس کی تجدید کے لیے موصولہ درخواستوں پر ایکٹ، قواعد اور لائسنس کی دیگر شرائط کے مطابق فیصلہ کرے۔علاوہ ازیں، عدالت عالیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات اس قاعدے سے مطابقت نہیں رکھتیں جو متنازعہ عرضی کے اجرا سے متعلق ہے۔جب عدالت اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ کسی قانون، قاعدے یا حکومتی حکم کا کوئی جز و من مانی اور بلا جواز ہے تو عدالت اسے کالعدم قرار دیتی ہے اور یہ اختیار متعلقہ مجاز اتھارٹی کو تفویض کرتی ہے کہ وہ قانون کے مطابق درخواست دہندگان کے مقدمات کا جائزہ لے۔اس تناظر میں، عدالت عالیہ کی جانب سے دی گئی ہدایات میں ترمیم کی جاتی ہے۔یہ حکم دیا جاتا ہے کہ مجاز اتھارٹی/ ریاستی حکومت لائسنس کی تجدید کے لیے دی گئی درخواستوں پر قانون کے مطابق غور کرے اور وہ لائسنس میں تمام ضروری شرائط شامل کرنے کی مجاز ہوگی، جن میں کم از کم خریداری کی شرط بھی شامل ہے۔مراعاتی لائسنس یافتگان ان شرائط کے پابند ہوں گے جن میں تین جی او ایمز میں درج مراعاتی رقم میں اضافہ اور دکانوں کی از سر نو درجہ بندی شامل ہے۔تجدید کی سہولت صرف ان موجودہ لائسنس یافتگان کو میسر ہوگی جنھوں نے 31 جولائی 2002 یا اس سے پہلے درکار رقم جمع کروائی ہو مزید یہ کہ مالی سال 2003-2002 کے لیے ان لائسنس یافتگان کی جانب سے پہلے سے ادا کی گئی مراعاتی فیس کو مناسب طور پر ایڈجسٹ کیا جائے گا۔

مدراس سٹی وائن مرچنٹس ایسوسی ایشن اور دیگر بنام ریاست تامل ناڈو اور این آر، (1994) 5 ایس سی سی 509 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار فیصلہ: اپیل کی خصوصی اجازت کے لیے درخواست (C) نمبر 14735/2002۔

2002 کے تحریری اپیل نمبر 2209 میں مدراس عدالت عالیہ کے 24.7.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2002 کی ایس ایل پی (سی) نمبر 15724، 15725، 15726، 15727 اور 15728۔

کے کے بنامنو گوپال، سی ایس بنامدیاناتھن، آر متھوکمار اسامی، اے اے جی برائے ریاست، کے مہندرن، خصوصی حکومت پلیڈر بنام بالاجی اور پی این راملنگم درخواست گزاروں کے لیے۔

جواب دہندہ کے لیے پی چدمبرم، ایس گنیش، کے ایم وجین، رنجیت کمار، آر آنند پدمنابھن، آر ودھوتھلائی، کے رامو، ایم بھاسکر، جے رویندرن، پرمود دیال، محترمہ امریتھا سرایو، جی رام کرشن پرساد، جے پوتھیراج، کے وی موہن، وی بی سنگھ، راکیش کے شرما، محترمہ مونیکا ترپاٹھی، کے کے مانی اور اے آر ایل سندرم۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

پٹنائک، جسٹس: خصوصی اجازت کی درخواستوں کا یہ بیچ ریاست تامل ناڈو کی طرف سے ہے، جس کی ہدایت مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے، جو بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ فروخت کے لیے لائسنسنگ سسٹم سے نمٹتا ہے۔ایکسائز سال اس سال کے یکم اگست کی مدت کے لیے ہے جو اگلے سال کے 31 جولائی تک زیر

بحث ہے۔ جون 2001 میں، حکومت تامل ناڈو بلاک مدت 2004-2001 کے لیے بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ دکانوں کے لائسنس کے لیے اپنائی جانے والی پالیسی کے ساتھ آگے آئی۔ مذکورہ حکمت عملی G.O.Ms نمبر 113 کے تحت جاری کی گئی تھی۔ مذکورہ بالا بلاک کی مدت کے لیے، یہ فیصلہ کیا گیا کہ پوری ریاست کے لیے خوردہ فروخت دکانیں 6000 مقرر کی جائیں اور مراعات فیس متعلقہ جگہ کی بنیاد پر طے کی جائے، جس میں پچھلے تین سالوں کی اوسط مراعات فیس لی جائے اور کچھ مناسب اضافہ فراہم کیا جائے۔ یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ لائسنس یافتہ کو لائسنسنگ اتھارٹی کی طرف سے دکان کے لیے مقرر کردہ کم از کم آف ٹیک کو اٹھانا چاہیے اور اسے اٹھانے میں ناکامی کی صورت میں، لائسنس یافتہ اسٹاک نہ اٹھانے کی وجہ سے آمدنی کے نقصان کے تناسب سے جرمانہ ادا کرنے کا جوابدہ ہوگا اور اگر اب بھی مزید کوتاہی ہوتی ہے تو لائسنس منسوخ ہونے کا جوابدہ ہوگا۔ مذکورہ حکمت عملی فیصلے کے مطابق، تامل ناڈو شراب (خوردہ فروخت) قواعد، 1989 میں ترامیم کی گئیں، جو G.O.Ms نمبر 115 مورخہ 22 جون 2001 کے تحت جاری کی گئیں۔ ممنوعہ کمشنر نے بلاک سال 2004-2001 کے لیے بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب خوردہ فروشی کی دکانوں کو لائسنس دینے کے لیے ایک نئے لائسنسنگ سسٹم کی بھی سفارش کی، جسے ریاستی حکومت نے قبول کرلیا اور خوردہ فروشی کے قواعد میں ضروری ترامیم کی گئیں۔ ترمیم شدہ قواعد کے قاعدہ 13 کے تحت، جب اہل درخواستوں کی تعداد کسی علاقے کے لیے نوٹیفائی کردہ دکانوں کی تعداد سے زیادہ نہ ہو، تو تمام درخواست دہندگان کو مراعات کی منظوری کے لیے منتخب کیا جائے گا۔ لیکن جب کسی متعلقہ علاقے میں دکانوں کے حوالے سے درخواستوں کی تعداد اس علاقے میں دکانوں کی تعداد سے زائد ہو تو مراعات کی منظوری کے لیے درخواست دہندہ کے انتخاب کا فیصلہ کلکٹر اور حاضر ہونا پسند کرنے والے درخواست دہندگان کی موجودگی میں لائسنسنگ اتھارٹی کے ذریعے قرعہ اندازی کے ذریعے کیا جائے گا۔ ترمیم شدہ قواعد کے قاعدے 14 میں کہا گیا ہے کہ حکومت کی طرف سے منظور شدہ رہنما خطوط کی بنیاد پر کمشنر کے ذریعے مراعات رقم طے کی جائے۔ قاعدہ (2)30 میں حکومت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کی بنیاد پر لائسنسنگ اتھارٹی کی طرف سے دکانوں کے لیے مقرر کردہ شراب کے کم از کم استعمال کو ختم کرنے اور اگر لائسنس یافتہ کم از کم استعمال کو ختم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اس کے نتائج پر عمل کرنے کا التزام ہے۔ قاعدہ 30 کا ذیلی قاعدہ (7) فراہم کرتا ہے کہ لائسنس ملنے پر درخواست گزار تمل ناڈو ممنوعہ قانون 1937 کے ساتھ ساتھ تمل ناڈو شراب (خوردہ فروخت) قواعد 1989 کی دفعات کی پابندی کرے گا، جیسا کہ وقتاً فوقتاً ترمیم کی جاتی ہے اور اس کے تحت دیئے گئے لائسنس کی شرائط وضوابط۔

مذکورہ ایکسائز حکمت عملی اور ایکٹ اور قواعد کی دفعات کے مطابق، بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی مختلف خوردہ دکانوں کے سلسلے میں خصوصی مراعات درخواست دہندگان کے ساتھ طے کیا گیا تھا اور لائسنسنگ اتھارٹی کی طرف سے ان کے حق میں لائسنس بھی جاری کیے گئے تھے۔ اگرچہ یہ حکمت عملی 2004-2001 کی بلاک مدت کے لیے تھی اور ایک موجودہ لائسنس یافتہ اپنے لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست دے سکتا تھا، ایکسائز سال 2003-2002 کے لیے، حکومت تامل ناڈو نے اسی تاریخ کے تین G.O.Ms نمبر 128، 129 اور 130 جاری کر کے حکمت عملی کو تبدیل کر دیا۔ مذکورہ بالا تین G.O.Ms اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ حکومت نے محسوس کیا کہ غیر استعمال شدہ علاقوں میں دکانوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے جنہیں مطلع

نہیں کیا گیا ہے اور موجودہ مطلع شدہ علاقوں میں بھی جہاں کلکٹروں کے ذریعے مزید امکانات اور مانگ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ بھی اشارہ کیا گیا کہ کارپوریشنوں اور میونسپلٹیوں سے متصل علاقوں میں واقع دکانوں کے سلسلے میں مراعات رقم میں اضافہ کیا جاسکتا ہے اوراس طرح دکانوں کی دوبارہ درجہ بندی کرنے اور مراعات رقم کو دوبارہ طے کرنے کی ضرورت ہے۔ ممنوعہ اور ایکسائز کمشنر نے یہ بھی مشورہ دیا کہ متعلقہ دکانوں کی تعداد میں اضافے اور کارپوریشنوں/ میونسپلٹیوں کے پردیی علاقوں میں واقع دکانوں کے لیے مراعات رقم کو دوبارہ طے کرنے کے ساتھ ساتھ ایکسائز آمدنی کو بڑھانے کے لیے مراعات رقم پر نظر ثانی کے ساتھ حکومت کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آیا موجودہ لائسنس یافتہ افراد کے لائسنسوں کی تجدید کے بجائے تمام دکانوں کو پہلے کے G.O.Ms نمبر 115 مورخہ 22 جون 2001 کے مطابق نئے سرے سے الاٹ کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اس نے تجویز کیا کہ لاٹ کا ایک نکالا ہو G.O.Ms نمبر 128، میں موجود مذکورہ بالا سفارشات کے مطابق ریاستی حکومت نے ضروری احکامات جاری کرتے ہوئے ہدایت کی کہ تمل ناڈو شراب (خوردہ فروخت) قواعد، 1989 کے قاعدہ 14 میں تجویز کردہ لائسنسوں کی تجدید کے توضیع کو منسوخ کیا جائے اور تمام 7000 دکانوں بشمول دوبارہ درجہ بند دکانوں کو G.O.Ms نمبر 115 مورخہ 22 جون 2001۔ میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ٹھکانے لگایا جائے کچھ اصولوں میں نتیجہ خیز ترامیم بھی کی گئیں۔

زیر بحث مراعات کے موجودہ رکھنے والے جنہوں نے ایکسائز سال 2002-2001 کے لیے کاروبار کرنے کے لیے لائسنس حاصل کیے تھے، نے سرکاری حکم نمبر 128، 129 اور 130 کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے تحریری درخواست دائر کر کے مدراس عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ فاضل واحد جج نے تحیری درخواستوں پر غور کرنے پر 16 جولائی 2002 کو عبوری احکامات جاری کیے، جس میں عدالت سے رجوع کرنے والے درخواست گزاروں کے سلسلے میں تین ماہ کی مدت کے لیے لائسنسوں کی ایڈہاک تجدید کی ہدایت کی گئی۔ ریاست نے فاضل واحد جج اور ڈویژن بنچ کے مذکورہ بالا عبوری حکم کے خلاف ڈویژن بنچ میں اپیل کو ترجیح دی جبکہ واحد جج کے ذریعے منظور کیے گئے عبوری حکم کے خلاف اپیل پر نظر رکھتے ہوئے، واحد جج کے سامنے زیر التوارٹ درخواستوں کو اس کے سامنے لایا اور 24 جولائی 2002 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے انہیں ایک ساتھ نمٹا دیا۔ بار میں کی گئی عرضیوں کے ساتھ ساتھ نئی ایکسائز حکمت عملی اور G.O.Ms نمبر 128، 129 اور 130، کے تعارف پر غور کرنے پر عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ اس نتیجے پر پہنچی کہ اگرچہ ایکسائز حکمت عملی حکمت عملی ساز کا موضوع ہے اور اس کا تعلق کسی تجارت سے ہے، جس کا دعوی کوئی شہری حق کے معاملے کے طور پر نہیں کرسکتا، لیکن عدالت سرکاری احکامات کی معقولیت یا بصورت دیگر کی تحقیقات کرنے اور اس بات کی جانچ کرنے کی حقدار ہوگی کہ آیا انہیں من مانی کے ٹچ اسٹون پر برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ ڈویژن بنچ نے حکومتی احکامات کو برقرار رکھا، جہاں تک ان کا تعلق حکومت کی مالیاتی حکمت عملی اور ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے اس میں کی گئی دفعات سے ہے۔ اس نے مراعات رکھنے والوں دلیل کو مسترد کر دیا اور کہا کہ وعدے کو روکنے اور جائز توقع کے نظریے کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔ لیکن جہاں تک موجودہ لائسنس رکھنے والے کی تجدید کے خاتمے اور نئی لاٹ کے ذریعے دکانوں کے سلسلے میں طریقہ کار پر عمل کرنے سے متعلق دفعات کا تعلق ہے، عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ مذکورہ توضیع ایکسائز آمدنی میں اضافے کے مقصد سے بالکل کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا مقصد صرف موجودہ لائسنس یافتگان کو تجدید کا انتخاب کرنے سے روکنا تھا حالانکہ جون 2001 میں ایکسائز

حکمت عملی بلاک مدت کے لیے تھی۔ عدالت نے مذکورہ نظر ثانی شدہ ایکسائز حکمت عملی کو مکمل طور پر غیر معقول اور من مانی قرار دیا، جس کا ایکسائز آمدنی میں اضافے کے مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہے جس مقصد کے لیے نئی حکمت عملی متعارف کرائی گئی تھی۔ عدالت نے بالآخر مندرجہ ذیل ہدایات کے ساتھ معاملہ نمٹا دیا:

"(i) حکومت کو فیصلہ کے مطابق 7000 دکانوں تک بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ فروخت کے مراعات کے ساتھ آگے بڑھنے کی آزادی ہے۔

(ii) لیکن حکومت خوردہ فروشی کے ان مقامات پر عمل کرے گی جو ایکسائز سال 2002-2001 کے لیے لائسنس یافتہ ہیں اور درخواست گزاروں کے پاس ہیں اور درخواست گزاروں کی طرف سے G.O.Ms نمبر 129 مورخہ 8.7.2002 اور مراعات کی رقم وصول کرنے کے مقصد سے دکانوں کی دوبارہ درجہ بندی کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے طے شدہ رقم کی بنیاد پر مراعات کی رقم کی ترسیلات پر ایکسائز سال 2003-2002 کے لیے درخواست گزاروں کے لائسنس کی تجدید کرے۔

(iii) درخواست گزاروں کو تجدید کی مذکورہ سہولت فراہم کی جائے گی اگر درخواست گزار 31 جولائی 2002 کو یا اس سے پہلے مطلوبہ رقم بھیج دیتے ہیں۔

(iv) کسی بھی وجہ سے، اگر تجدید میں تاخیر ہوتی ہے، تو درخواست گزار لائسنس کی منظوری تک متناسب مراعات کی رقم کی ادائیگی پر خوردہ میں بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب فروخت کرنے کے حقدار ہوں گے۔

(v) حکومت، کمشنر اور تمام ضلعی کلکٹر 7000 میں سے دکانوں کو ان جگہوں پر دوبارہ قائم کرنے کے حقدار ہوں گے جہاں وہ قرین مصلحت محسوس کرتے ہیں، لیکن درخواست گزاروں کے ذریعے چلائی جانے والی دکانوں کی حفاظت کے بعد ہی۔

یہ مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کا یہ حکم ہے، جو تمام خصوصی اجازت کی درخواستوں میں چیلنج کا موضوع ہے۔

ریاست تامل ناڈو کی طرف سے بڑی مدت تک پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر کے کے وینوگوپال اور جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر پی چدمبرم کو سننے کے بعد، اگرچہ ہمیں مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے متنازعہ فیصلے میں کوئی کمزوری نظر نہیں آئی اور عام طور پر خصوصی اجازت کی درخواستیں خارج کر دی جاتی تھیں، لیکن چونکہ مسٹر وینوگوپال نے ایک طویل دلیل پیش کی تھی اور متنازعہ فیصلے میں دی گئی کچھ ہدایات میں ترمیم کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے ہم نے خصوصی اجازت کی درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے اس کا نوٹس لینا اور جواب دینا مناسب سمجھا۔

ریاست کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب کے کے وینوگوپال نے دلیل دی کہ کسی شہری کو خوردہ کے ذریعے نشہ آور شراب فروخت کرنے کا کوئی موروثی حق نہیں ہے اور یہ کسی شہری کا مراعات نہیں ہے۔ چونکہ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جس سے برادری کو خطرہ لاحق ہے، اس لیے اسے مکمل طور پر ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے یا ایسی شرائط کے تحت اس کی اجازت دی جا سکتی ہے جو اس کی برائیوں کو انتہائی حد تک محدود کر دیں۔ کسی ریاست کی مقننہ یا ایگزیکٹو حکومت نشہ آور شراب کی فروخت کے کاروبار منضبط کرنا کرنے کے لیے مکمل طور پر مجاز ہے تاکہ اس کی برائیوں کو کم کیا جا سکے یا اسے مکمل طور پر دبایا جا سکے۔ یہ کہ شراب سے نمٹنے کا

شہری کا حق ہونے کے ناطے اور متنازعہ احکامات کے ذریعے ریاستی حکومت نے ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے موجودہ حکمت عملی میں تبدیلی کی ہے، اس میں عدالت عالیہ کی طرف سے مداخلت نہیں کی جاسکتی تھی۔

مسٹر وینو گوپال نے مزید دعوی کیا کہ لائسنسوں کی تجدید کا کوئی حق نہیں ہے اور مراعات یافتہ افراد کو مراعات دیا گیا ہے اور ترمیم شدہ دفعات نئے ایکسائز سال کے لیے تیار کی گئی ہیں، عدالت عالیہ نے اسے من مانی قرار دینے میں غلطی کی ہے۔ اس دلیل کی حمایت میں، مدراس سٹی وائن مرچنٹس ایسوسی ایشن اور دیگر بنام ریاست تامل ناڈو اور این آر۔ (1994) 5 ایس سی سی 509 معاملے میں اس عدالت بنام فیصلے پر انحصار کیا گیا۔ مسٹر وینو گوپال کے مطابق، نافذ قوانین کے مطابق، موجودہ لائسنس یافتہ شراب کی کم از کم آف ٹیک مقدار اٹھانے میں ناکام رہے ہیں، ریاست کو ایکسائز ریونیو میں نقصان اٹھانا پڑا ہے اور اس لیے ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے، ایک ایسی تجارت کے حوالے سے حکمت عملی کا ایک نیا سیٹ وضع کیا گیا ہے جس پر کوئی شہری بنیادی حق کا دعوی نہیں کر سکتا، عدالت نے اس بنیاد پر اس میں مداخلت کرنا جائز نہیں تھا کہ تمام دکانوں کے لیے تازہ لاٹ رکھنے کا فیصلہ من مانی اور غیر معقول ہے۔

دوسری طرف موجودہ لائسنس یافتگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل مسٹر چدمبرم نے دلیل دی کہ عدالت عالیہ نے سرکاری حکم کے صرف اس حصے کو کالعدم قرار دینے میں مکمل طور پر جائز ہے جس کا محصولات میں اضافے کے مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے مزید دعوی کیا کہ لائسنس یافتہ حکومت کے فیصلے کے مطابق مراعات فیس ادا کرنے پر راضی ہیں اور وہ ایکسائز حکام کے ذریعے طے کی جانے والی شراب کے استعمال کی حد کے پابند بھی ہوں گے۔ مسٹر چدمبرم کے مطابق، متنازعہ فیصلے میں کوئی غلطی نہیں ہے، جس میں آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اختیارات کے استعمال میں اس عدالت کی طرف سے کسی بھی طرح کی مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم نے بار میں حریف کی عرضیوں کے ساتھ ساتھ اٹھائے گئے دلیل کی حمایت میں دیے گئے فیصلے پر بھی غور کیا ہے۔ جہاں تک نقصان دہ یا خطرناک اشیا کی تجارت کا تعلق ہے، کوئی بھی شہری اس میں تجارت کرنے کا دعوی نہیں کر سکتا اور نشہ آور شراب ایک نقصان دہ مواد ہونے کی وجہ سے کوئی بھی شہری خوردہ کے ذریعے نشہ آور شراب فروخت کرنے کے کسی بھی موروثی حق کا دعوی نہیں کر سکتا۔ اسے کسی ریاست کے شہری کے مراعات کے طور پر دعوی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مؤقف ہونے کے ناطے، کوئی بھی پابندی جو ریاست سامنے لاتی ہے، آرٹیکل (6)19 کے معنی کے اندر ایک معقول پابندی ہونی چاہیے اور پابندی کی معقولیت تجارت سے تجارت میں مختلف ہوگی اور تمام تجارتوں سے متعلق کوئی سخت اور تیز قاعدہ طے نہیں کیا جا سکتا۔ تامل ناڈو کی حکومت نشہ آور شراب کی تجارت کو ختم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے اور اس کا مقصد ایکسائز آمدنی میں اضافے کے لیے اپنی حکمت عملی کو تبدیل کرنا ہے۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت کے نئے احکامات کے تحت، بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی خوردہ فروخت سے نمٹنے کے لیے بڑی تعداد میں دکانیں بنی ہیں، دکانوں کی دوبارہ درجہ بندی کی گئی ہے، خوردہ دکانوں کی دوبارہ ایڈجسٹمنٹ اور نقل مکانی کی گئی ہے، مراعات فیس کی رقم میں اضافہ ہوا ہے اور عدالت عالیہ نے ان تمام شرائط کو اس بنیاد پر برقرار رکھا ہے کہ ان کا تعلق ایکسائز آمدنی میں اضافے سے ہے۔ لیکن جہاں تک تجدید کے حق کا تعلق ہے، اسے 2002-2001 کی ایکسائز حکمت عملی میں غیر واضح

طور پر ظاہر کیا گیا ہے، جیسا کہ G.O.Ms نمبر 115 آف 2002-2001 میں ظاہر ہوتا ہے کہ بلاک مدت کے لیے، ریاستی حکومت اسے منسوخ نہیں کر سکتی تھی اور 7000 دکانوں کے سلسلے میں مراعات کے تصفیے کے لیے لاٹوں کو کھینچ کر دوبارہ اسی طریقہ کار کو اپنانے کی ہدایت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کا ایکسائز آمدنی میں اضافے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے اس سوال پر کہ یہ ایکسائز آمدنی میں اضافے کو حاصل کرنے میں کس طرح مددگار ثابت ہونا چاہیے، مسٹر وینو گوپال ہمیں مطمئن نہیں کر سکے اور ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ مذکورہ فیصلہ کچھ اور نہیں بلکہ ریاستی حکومت کی طرف سے لیا گیا ایک من مانی اور سنکی فیصلہ تھا، صرف موجودہ لائسنس یافتہ افراد کی جگہ نئے افراد کو لاٹ کے نئے ڈراول کے ذریعے تبدیل کرنے کے لیے۔ اگرچہ پہلے کی حکمت عملی کے تحت لائسنس یافتہ تجدید کے مطلق حق کا دعوی نہیں کر سکتے ہیں لیکن G.O.Ms نمبر 115 کے تحت اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بلاک مدت 2004-2001 کے لیے تیار کردہ ایکسائز حکمت عملی کے ساتھ پڑھے جانے والے اور ایکٹ اور قواعد کی متعلقہ دفعات، تجدید کے معاملے پر غور کرتے ہیں اور یہ خود ایکسائز کمشنر کی سفارشات سے بھی ظاہر ہوتا ہے جس کی بنیاد پر ریاستی حکومت ترمیم شدہ حکمت عملی اور G.O.Ms نمبر 128، 129 اور 130 نافذ کر کے قواعد کا ایک نیا سیٹ لے کر آگئے آئی۔۔ لہذا، ہمیں مدراس عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے اس نتیجے کی تصدیق کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ موجودہ لائسنس یافتگان کو دیئے گئے مراعات کی تجدید نہ کرنے سے متعلق G.O.Ms کے حصے، بشرطیکہ وہ ایکٹ اور قواعد کی دفعات کی دیگر شرائط کو پورا کریں، من مانی ہوں۔ لہذا، ہم عدالت عالیہ کے نتیجے میں مداخلت کرنے پر راضی نہیں ہیں، جہاں تک کہ یہ G.O.Ms کے موجودہ سیٹ کے تحت موجودہ لائسنسوں کی تجدید کے حق سے متعلق ہے۔ جو غور کے لیے عدالت عالیہ کے سامنے آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مناسب ایکسائز اتھارٹی کو لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست دہندگان کے معاملے کا فیصلہ قواعد کے ساتھ ساتھ لائسنس کی دیگر شرائط کے مطابق کرنا پڑے گا۔ مسٹر چدمبرم نے بہت منصفانہ انداز میں کہا کہ جواب دہندگان میں سے کسی کو بھی لائسنس کے قواعد وضوابط کے تحت کوئی شکایت نہیں ہے جس میں کم از کم خریداری کے لیے فراہم کردہ شرائط بھی شامل ہیں۔ لیکن جس طریقے سے عدالت عالیہ نے ہدایات جاری کی ہیں، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ متنازعہ عرضی جاری کرنے کے قواعد کے مطابق نہیں ہے۔ ایک بار جب عدالت اس نتیجے پر پہنچ جاتی ہے کہ ایکٹ یا قواعد یا سرکاری حکم کی کچھ دفعات من مانی ہیں، تو عدالت اسے کالعدم قرار دے دے گی، اور درخواست دہندگان کے مقدمات سے نمٹنے کے لیے معاملے کو قانون کے تحت متعلقہ اتھارٹی پر چھوڑ دے گی۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، شق (ii)، شق (iii) اور شق (iv) میں موجود ہدایات میں ترمیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ہم اعتراض شدہ فیصلے کی مذکورہ بالا شقوں کو درج ذیل ہدایات سے تبدیل کرتے ہیں:

مجاز اتھارٹی / ریاستی حکومت قانون کے مطابق لائسنس کی تجدید کی درخواست پر غور کرے گی اور لائسنس میں تمام شرائط شامل کرنے کا حقدار ہوگا، بشمول کم از کم آف ٹیک کی شرط۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مراعات کے لائسنس یافتہ مراعات رقم میں اضافے کے ساتھ ساتھ تین G.O.Ms میں موجود دکانوں کی دوبارہ درجہ بندی کے پابند ہوں گے، جن کا پہلے حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ تجدید کی سہولت موجودہ لائسنس یافتگان کے لیے دستیاب ہوگی، جنہوں نے مطلوبہ رقم اس پر بھیجی تھی: یا 31 جولائی 2002 سے پہلے، جیسا کہ خود عدالت عالیہ نے حکم دیا ہے۔ ہم یہ بھی ہدایت دیتے ہیں کہ ان لائسنس

یافتگان کی طرف سے ایکسائز سال 2002-2003 کے لیے پہلے سے ادا کی گئی مراعات فیس کو مناسب طریقے سے ایڈجسٹ کیا جائے گا۔اعتراض شدہ فیصلے میں موجود ہدایات کی شقیں (i) اور (v) جیسی ہیں ویسی ہی رہیں گی۔

مسٹر وینوگوپال نے ایک بیان حلفی کا حوالہ دیا تھا جو اس عدالت میں حکومت تامل ناڈو، ممنوعہ اور ایکسائز محکمے کے سکریٹری کی طرف سے دائر کیا گیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ ریاستی حکومت موجودہ لائسنس یافتگان کے حق میں تجدید کی منظوری پر غور کرنے کے لیے تیار ہوگی، بشرطیکہ وہ اس عدالت کو یہ وعدہ کریں کہ وہ موجودہ سال کے ساتھ ساتھ پچھلے ایکسائز سال 2001-2002 کے دوران کم سے کم خریداری سے متعلق قواعد وضوابط کی پابندی کریں گے اور ان کی طرف سے دائر کردہ تحریری درخواستوں کو واپس لے لیں گے، جو مدراس عدالت عالیہ میں زیر التوا ہیں۔ جہاں تک ایکسائز سال 2002-2003 کے لیے کم از کم خریداری کا تعلق ہے، جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے مسٹر چدمبرم نے منصفانہ طور پر کہا کہ جواب دہندگان اس کی پابندی کریں گے۔لیکن جہاں تک پچھلے ایکسائز سال کے لیے کم از کم خریداری کا تعلق ہے، وہ مراعات کی منظوری اور لائسنس کے اجرا کے وقت نہیں تھا، لیکن بعد میں متعارف کرایا گیا تھا، اس کی قانونی حیثیت مدراس عدالت عالیہ کے سامنے زیر غور موضوع ہے اور ہم اس پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، یہ خصوصی اجازت کی درخواستیں اس کے مطابق معتدل ہدایات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں۔

این جے۔

درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:22
I am the author of this document